بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم سعودی عرب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہٖ و صحبہ و من اھتدی بھد اہ ۔

امابعد! مجھ سے بیشتر حضرات نے بار بار یہ سوال کیا کہ کیا عید میلا د النبی کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز اس دوران دست بستہ قیام، صلوۃ وسلام اور علاوہ ازیں جو کچھ میلا د کے نام پر کیا جا تا ہے اس کا شرعاً کیا مقام ہے ۔

مفتی اعظم کا جواب

عید میلا د النبی کے نام پر محفلیں منعقد کرنا شرعاً نا جائز ہے ۔ان کا اہتمام سراسر بدعت اور دین میں ایک نئی اختراع ہے ۔اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود ایسا کیا ۔اور نہ ہی خلفائے راشدین نے ایسی محفلیں منعقد کیں ۔ اور نہ ہی ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کیا اور نہ ہی قرون اولیٰ میں تابعین اور تبع تابعین سے ایسا کوئی واقعہ ثابت ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہو ۔حالانکہ وہ سب سے زیادہ سنت کے عالم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل محبت رکھنے والے اور شریعت کے تابع تھے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے ۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو ردٌ ۔ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو دین میں سے نہیں ہے وہ مردُود ہے ۔

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ و ایّاکم ومحدثات الامور وانّ کل محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ ۔

’’میری سنت اورمیرے بعد رُشدوہدایت پر گامزن خلفاء کی سنت کولازم پکڑو اس کومضبوطی سے تھام لو اور گرفت سخت رکھو (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو۔ اس لئے (کہ دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں بدعت کے ایجاد کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کتابِ مبین قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ (الحشر : ۷)

’’جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔‘‘

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (النور: ۶۳)

’’تو اُن لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔‘‘

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔

’’تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول بہترین نمونہ ہیں جو اللہ سے (ملاقات) اور روزِ آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرے۔‘‘ (الاحزاب:۲۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذَالِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (التوبة : ۱۰۰)

’’اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں (اور بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہو اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ (المائدۃ : ۳)

’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔‘‘

غرضیکہ اس مضمون پر مشتمل قرآنِ مجید میں بے شمار آیات آتی ہیں ۔قرآن وسنت میں کہیں بھی عید میلاد النبی یا محفلِ میلاد منعقد کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔لیکن اس کے باوجود جو حضرات اس نوعیت کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور انہیں باعثِ ثواب سمجھتے ہیں اس کے طرزِ عمل سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ:

کیا اللہ تعالیٰ نے اِسلام کو اِس اُمت کے لئے مکمل نہیں کردیا؟

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام باتیں اُمت کو نہیں بتائیں جن پر اُمت نے عمل پیرا ہونا تھا؟

اب بعد میں آنے والے لوگوں نے عید میلاد النبی یا محفلِ میلاد کی صورت میں شریعت کے نام پر ایسی ایسی بدعات جاری کردی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو بھی حکم نہیں دیا تھا۔

کیا ایسا عمل ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادے گا۔ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔یہ تو اُمت کے لئے ایک بڑے خطرے کا الارم ہے۔

نعوذ باللہ من ذلک اِس سے تو اللہ ذوالجلال پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔اِس سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر یہ الزام آتا ہے کہ آپ نے اُمت سے وہ چیز چھپائے رکھی جو فی الواقعہ اس کے لئے بہت مفید تھی۔جبکہ صُورت حال یہ ہے کہ اللہ قدوس نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل کردیا۔اوراُن پر اپنی نعمتوں کو پُورا کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی ہر ایک بات اُمت تک پہنچادی اور کوئی راستہ اُمت کی نگاہوں سے اوجھل نہ رکھا جو اُسے جنت کی طرف لے جاتا ہو اور جہنم سے بچاتا ہو۔

جیسا کہ حدیثِ صحیح میں عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مابعث اللہ من نبیّ اِلَّا کَانَ حقًّا علیہ ان یدلّ اُمتہ علیٰ خیرِ ما یعلمہ لھم وینذر ھم شرّ ما یعلمہ لھم ۔ (رواہ مسلم)

’’اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر آں کہ اس پر واجب تھا کہ وہ اپنی اُمت کو ہر اُس چیز کی راہنمائی کریں جو اس کے لئے بہتر سمجھتے ہیں۔اور ہر اُس چیز سے ڈرائیں جسے اُس کے لئے شر سمجھتے ہیں۔‘‘

یہ سب جانتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور خاتم المرسلین ہیں۔ آپ نے اُمت کو دین پہنچانے اور اس کو نصیحت کرنے میں کوئی کمی باقی نہیں رہنے دی۔

اگر محفل میلاد منعقد کرنا دینِ الٰہی کا حصہ ہوتا تو یقیناً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے انعقاد کا اُمت کو حکم دیتے یا اپنی زندگی میں خود ایسی محفلیں منعقد کرتے یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محفلِ میلاد کا اہتمام کرتے۔ جب اُن میں سے کسی سے بھی یہ ثابت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ محفل میلاد یا عید میلاد النبی کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔ جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو ڈرایا جیسا کہ پہلی دو احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس مفہوم کی اور بھی بے شمار احادیث ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم وشرّ الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة۔ (مسلم)

"بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بُرا کام (دین میں) نئی چیز کا اختراع ہے، اور (دین میں) ہر نئی اختراع بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

آیات اور احادیث اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے بے شمار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اُمت نے مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں محفلِ میلاد اور عید میلاد النبی کا انکار کیا ہے اور اس سے لوگوں کو باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن بعض متاخرین نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ اگر ان محفلوں میں غلو فی الرسول اور مرد وزن کا اختلاط نہ ہو اور موسیقی کے آلات استعمال نہ کئے جائیں تو پھر ایسی محفل منعقد کرنا بدعتِ حسنہ ہوگی۔ لیکن ہم اس کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے کہ شریعت کا ایک قاعدہ کلیہ ہے اگر کسی بات میں تنازعہ پیدا ہو جائے تو اُسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دیا جائے۔

جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ (النساء: ۵۹)

"مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اُسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہو یہ بہت اچھی بات ہے اور

اس کا انجام بھی بہت اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللهِ ۔ (الشوری : ۱۰)

''اورتم جس میں اختلاف کرتے ہو اُس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔''

اس اصول کی بنیاد پر ہم اس مسئلہ یعنی محفلِ میلاد یا عید میلاد کو کتاب اللہ کی طرف لوٹاتے ہیں، ہمیں کتاب اللہ نے اتباع رسول علیہ السلام کا حکم دیا ہے۔ کتاب اللہ نے ہمیں یہ بھی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے جو اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں ایسی محفلیں منعقد کرنے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ان محفلوں کا تعلق دین سے بالکل نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مکمل کیا ہے۔

اگر دوسرے پہلو سے غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دیا ہے۔ ہم اس مسئلہ کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاتے ہیں۔ ہمیں یہاں بھی اس کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور نہ ہی کسی کو کرنے کا حکم دیا۔ اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی ایسا عمل ثابت ہے جس سے محفلِ میلاد یا عید میلاد کا ثبوت مہیا ہوتا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ دینی کام نہیں بلکہ بدعت کا ارتکاب ہے۔ یہ عید دراصل اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیوں کی عید سے مشابہت رکھتی ہے۔

میں نے قرآن وسنت سے جو دلائل پیش کیے ہیں ان سے ہر اس انسان کے لئے جو ادنٰی سی بصیرت رکھتا ہو اور حق کا متلاشی ہو اور ساتھ ہی ساتھ منصف مزاج بھی ہو۔ یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ محفلِ میلاد کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ بدعت ہے جس سے اجتناب کا اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ عقلمند انسان کو یہ بات قطعاً زیب نہیں دیتی کہ وہ زیادہ تعداد میں لوگوں کو ایک چیز پر عمل پیرا دیکھ کر دھوکہ کھا جائے۔ حق کی پہچان کثرتِ تعداد کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ شرعی دلائل کی بنیاد پر حق پہچانا جاتا ہے۔

یہود ونصاریٰ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ (البقرۃ : ۱۱۱)

''یہود اور نصاریٰ (یوں) کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پائے گا بجز ان لوگوں کے جو یہودی ہوں یا ان لوگوں کے جو نصرانی ہوں یہ (خالی) دِل بہلانے کی باتیں ہیں، آپ کہیے کہ (اچھا) اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ (الانعام : ۱۱۷)

''اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں اگر تم اُن کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کا راستہ بُھلا دیں گے۔''

اگر دوسرے پہلو سے محفلِ میلاد اور عید میلاد کا جائزہ لیا جائے تو بدعت ہونے کے ساتھ منکرات کو بھی اپنے پہلو میں سمائے ہوئے ہوتی ہے مثلاً مرد وزن کا اختلاط، آلات موسیقی کا اِستعمال، طبلے اور ڈھولک کی تال پر نوجوانوں کا رقص اور اس جیسی بیسیوں قباحتیں موجود ہیں جو محفلِ میلاد کے نام پر ثواب سمجھ کر اختیار کی جاتی ہیں، اور پھر ان محفلوں میں سب سے بڑے گناہ شرک کا ارتکاب کرنے کے بے شمار مناظر دکھائی دیتے ہیں۔

مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غلو سے کام لیا جاتا ہے۔ غیر اللہ سے فریاد رسی اور مدد طلب کی جاتی ہے، اور اس اعتقاد کو بیانگ دُہل بیان کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب بھی جانتے تھے۔ حالانکہ یہ اللہ کا وصف ہے، اور یہ اسی کا خاصہ ہے۔ اور اسی قسم کی کفریات کا ارتکاب محفلِ میلاد کے نام پر کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

ایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین ۔

''دین میں غلو کرنے سے بچو، تم سے پہلے لوگوں کو غلو فی الدین ہی نے تباہ کیا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہ ۔

''مجھے اِس طرح نہیں بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا۔ میں بندہ ہوں تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔'' (بخاری شریف)

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ ان جیسی بدعتی محفلوں میں شرکت کرکے بہت خوشی محسوس کرتے ہے۔ اور اِن میں شمولیت کے لئے پورا اہتمام کرتے ہیں۔ اگر کوئی اِن محفلوں کو ناجائز قرار دے تو اس کی شِدت سے مخالفت کرتے ہیں۔ اور جن محفلوں میں اللہ تعالیٰ نے حاضری واجب قرار دی یعنی جمعہ اور جماعات میں ان سے پہلو تہی اختیار کرتے

ہیں ۔احکامات کے بجالانے میں قطعاً ان میں حرکت پیدا نہیں ہوتی ۔انہیں قطعاً اس کا احساس نہیں ہے کہ وہ منکرات کا ارتکاب کر رہے ہیں ۔

بلا شبہ یہ سب کچھ ایمان کی کمزوری اور بصیرت کی کمی کی بنا پر ہو رہا ہے ۔اور یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مختلف قسم کے گناہوں کی وجہ سے دِل زنگ آلود ہو چکے ہیں ۔اور اب ان میں حق قبول کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی ۔ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری

بعض کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد میں بذات خود تشریف لاتے ہیں اور اس بنا پر وہ سلام اور خوش آمدید کہنے لے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔

یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور جہالت کی قبیح شکل ہے ۔اصل مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے پہلے اپنی قبر مُبارک سے باہر نہیں نکلیں گے ۔اور آپ کی مُبارک رُوح اعلٰی علیین دار الکرامۃ میں اپنے ربّ عظیم کے پاس ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالٰی نے سورہ مومنون میں ارشاد فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُوْنَ ۔ (المؤمنون : ۱۱۶)

”پھر اس کے بعد تم مرجاتے ہو پھر قیامت کے روز اُٹھا کے کے جاؤ گے ۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا اوّل من ينشق عنه القبر يوم القيامة و انا اوّل شافعٍ و اوّل مشفعٍ ۔ (الحديث)

”قیامت کے روز میں پہلا فرد ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور پہلا سفارش کرنے والا اور سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کی سفارش کو قبول کیا جائے گا ۔“

آپ پر ربِّ عظیم کی طرف سے درود وسلام ہو ۔مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث شریف اور ان جیسی آیات اور احادیث اِس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اموات اپنی قبروں سے قیامت کے روز نکلیں گے ۔اِس پر تمام مسلمان علماء کا اجماع ہے ۔ہر مسلمان کو ان مسائل سے آگاہ ہونا ضروری ہے تا کہ ان جیسی بدعات وخرافات سے محتاط رہ سکے جنہیں اُمت نے معاشرے میں رائج کر دیا ہے ۔اور اس پر اللہ ذُوالجلال کی جانب سے کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی ۔

والله المستعان وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الا بالله

درود وسلام کی اہمیت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من صلّٰی علی واحدۃ صلّٰی اللہ علیہ بھا عشرا ۔ (الحدیث)

"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔"

نماز پڑھنے کے بعد بالخصوص تلقین کی گئی ہے۔ نماز کے آخری تشہد میں درود پڑھنا واجب ہے۔

اذان کے بعد۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے وقت جُمعہ کے دن اور رات کو درود پڑھنا سنت موکدہ ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم مسلمانوں کو دین کی فہم اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم تمام کو سنت پر عمل پیرا ہونے اور بدعات سے بچنے کی ہمت عطا فرمائے۔

انه جواد کریم وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد وآله وصحبه وسلم ۔

یہ مضمون ہمیں برادر مختار احمد سلفی نے کراچی سے پوسٹ کیا۔

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ : محمد سلیم نوید

حمد وثناء کے لائق وہ ذاتِ اقدس جس نے کن کے اشارے سے عالم کو جلا بخشی اور جس نے بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت کو پیدا فرمایا کروڑوں درود ہوں ۔اللہ کے اس آخری نبی ﷺ پر جو خاتم النبیین کا تاج پہن کر آیا ۔لاکھوں سلام اشرف المخلوقات رحمۃ للعالمین ، شفیع المذنبین سید العالمین محبوب رب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو اللہ رب العالمین نے پیدا فرما کر احسان عظیم کیا ۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلو علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔ (سورہ آل عمران)

ترجمہ: تحقیق احسان کیا اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر جس وقت بھیجا رسول ﷺ انہیں میں سے پڑھتا ہے ان پر ہماری آیات اور پاک کرتا ہے اور سکھاتا ان کو کتاب اور حکمت اور تحقیق وہ تھے پہلے ظاہر گمراہی میں ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وہی محبوب پیغمبر ہے کہ جس کے بارے میں عالم ارواح میں رب کائنات نے اپنے تمام انبیاء کی روحوں کو اکٹھا کر کے ان سے وعدہ لیا تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔

واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن ولتنصرنہ قال اقررتم واخذتم علیٰ ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھد وانا معکم من الشھدین ۔ (سورہ آل عمران)

" جس وقت اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا پیغمبروں سے کہ دوں تم کو میں کتاب اور حکمت اور پھر آئے تمہارے پاس رسول ﷺ تصدیق کرنے والا اس چیز کی جو تمہارے پاس ہے البتہ تم ایمان لانا ساتھ اس کے اور مدد کرنا اس کی کیا تم اقرار کرتے ہو اور لیا تم سے اس پر پکا وعدہ ۔کہا انہوں نے اقرار کیا ہم نے کہا بس گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ۔

جب اللہ تعالیٰ نے چاہا اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا فرما کر اعلان فرما دیا ۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ: ''کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔

یعنی اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ (سورۃ احزاب)

ترجمہ: ''یعنی تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی سیرت وذات) میں بہترین نمونہ موجود ہے۔''

اللہ تعالٰی نے انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو بھیجا اس لئے کہ ان کی اتباع کی جائے اور اللہ تعالٰی کی رضا حاصل ہو سکے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ۔ (سورہ نساء)

ترجمہ: ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر یہ کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ (سورہ نساء)

ترجمہ: ''جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اللہ کے پیغمبر کی اطاعت میں اللہ تعالٰی کی اطاعت مضمر ہے۔ اس لئے کہ کوئی بھی نبی شریعت اسلامیہ میں اپنی مرضی یا خواہشات کو داخل نہیں کرتا بلکہ جو حکم اللہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو بھی حکم دیتا ہے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اللہ رب العزت اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

من یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ ناراً خالدا فیھا ولہ عذاب مھین ۔ (سورہ نساء)

ترجمہ: ''جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالٰی کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توڑے حدود اس کی داخل کرے گا اس آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور اس کے لئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ''یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

تمام قسم کی عبادات مالی ہو یا بدنی، نفلی ہو یا فرضی اور ہر اچھے کام اور کارِ ثواب امور کی وضاحت تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادی اور عملی نمونہ قائم کر کے فرمادیا:

لا یؤ من احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ۔ (رواہ فی الشرح السنۃ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی تمام خواہشات میری لائی شریعت کے تابع نہ ہوجائیں۔''

کیونکہ شریعت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل فرمادی ہے اب کوئی نئی شریعت یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ فرمایا:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ۔ (سورہ مائدہ)

ترجمہ: ''آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے، تمہارا دین اور پوری کی اوپر تمہارے اپنی نعمت اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین۔''

یعنی اللہ رب العزت نے اپنا دین اسلام اپنے آخری نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل فرمادیا دین اسلام مکمل ہوگیا اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی انسان اسے مکمل تسلیم نہ کرتا ہو یا اس میں اپنی مرضی سے کمی بیشی کرتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے ایسا شخص اسلام کا دشمن ہے دین اسلام بالکل مکمل ہے کوئی بھی عمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بغیر ہرگز قبول نہ ہوگا اور نہ ہی نجات مکمل ہے صحیح عبادت اور کارِ ثواب امر کے لئے خلوص نیت کے ساتھ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے اپنی مرضی سے کوئی کر کے انسان ثواب کی امید ہرگز نہیں کرسکتا اس سلسلہ میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ پڑھیں اور سوچیں اور اپنے اعمال پر غور کریں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ (کسی جنگ کے لئے) بھیجنے کا حکم دیا بروز جمعہ علی الصبح روانہ ہونے کا حکم تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تمام ساتھی علی الصبح روانہ ہوگئے عبداللہ نے کہا میں پیچھے رہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھ کر ساتھیوں سے مل جاؤں گا (مقصد

یہ تھا کہ جہاد میں جا رہا ہوں پھر شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنے کا موقعہ نصیب ہو نہ ہو جہاد کے ساتھ اس سعادت کو بھی حاصل کرلوں اور مسجد نبوی میں ایک جمعہ ایک ہزار جمعہ کے برابر درجہ رکھتا ہے۔

نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھ کر بلایا اور پوچھا کہ صبح کے وقت تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ میں نے آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا پھر ساتھیوں سے مل جاؤں گا آپ نے فرمایا اگر تم زمین کے خزانے اور دولت (اللہ کی رضا کے لئے) خرچ کردو تو پھر بھی ان لوگوں کے علی الصبح روانہ ہونے کی فضیلت کو حاصل نہیں کرسکتے۔ (مشکوۃ : جلد دوم)

مقام غور ہے کہ جمعہ فرض ہے مسجد نبوی میں ایک ہزار جمعہ کا ثواب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و امامت میں جمعہ ادا ہو رہا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان علی الصبح روانہ ہونے کا تھا اس کے مقابلہ میں عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی مرضی اپنی رائے اور اپنے خیال سے ایک عمل کیا اگرچہ نیت زیادہ ثواب حاصل کرنے کی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے وقت پر روانہ نہیں ہوئے جس پر آپ نے فرمایا کہ روئے زمین کے خزانے بھی خرچ کر کے اس مقام اور فضیلت کو حاصل نہیں کرسکتے کیونکہ اپنی مرضی یا خواہش سے کی ہوئی نیکی شرف قبولیت حاصل نہیں کرسکتی بلکہ عمل کی قبولیت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل امتی یدخلون الجنة الا من کان ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی ۔ (بخاری)

ترجمہ: ''فرمایا میری پوری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ کہا گیا وہ کون ہے جو انکار کرے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا (یعنی جنت میں جانے سے انکار کیا)

معلوم ہوا کہ جنت میں جانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ضروری اور فرض ہے جو عمل قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے قطعاً قبول نہیں فرمائے گا۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین ۔ (سورہ آل عمران)

ترجمہ: ''جو بھی پیروی کرے گا اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی اللہ تعالیٰ اسے قطعاً قبول نہیں فرمائیں گے اسی لئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر وعظ کے شروع میں پڑھا کرتے تھے جو کہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں موجود ہے۔

فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الهدی هدی محمد (صلی اللہ علیه وسلم) وشر الامور محدثاتها و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔

ترجمہ: ''یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یادرکھو) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔''

بدعت ہر اس عقیدہ، نئی رسم اور عمل کو کہا جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ آپ کے طریقہ وسیرت کے خلاف اور آپ کے زمانہ خیر میں اس کا وجود نہ ملتا ہو بلکہ بعد کی ایجاد ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''یعنی جس شخص نے ہمارے اس دین کے معاملہ میں نئی بات نئی رسم نکالی تو وہ مردود ہے۔

فرمایا: من عمل لیس علیه امرنا فهو رد۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''یعنی جس نے ایسا عمل اور کام کیا جو ہمارا معمول نہیں ہے یا جس پر ہماری طرف سے کوئی سند نہیں ہے وہ مردود ہے۔

بدعتی کے اچھے عمل بھی برباد ہو جاتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعة۔ (ابن ماجہ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ بدعت کو نہ چھوڑے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تقبل اللہ لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجاً ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا لا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین۔ (ابن ماجہ)

یعنی اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے اور نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور نہ کوئی نفلی عبادت اور نہ کوئی فرضی

عبادت قبول کرتا ہے بدعتی انسان اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گوندے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

بدعتی کا حشر : میدان حشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت حوض کوثر سے پانی پیے گی حوض کوثر سے پانی پینے کے لئے ایک گروہ آگے بڑھے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ثم یحال بینی و بینھم میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ فاقول انھم من امتی میں اللہ سے عرض کروں گا یا اللہ یہ میرے امتی ہیں۔فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا جائے گا آپ نہیں جانتے ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں نئے نئے مسئلے (دین میں) نکال لئے تھے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔

دور ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ جس نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔ (بخاری و مسلم)

اسلامی عیدیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو ان لوگوں کے سال میں دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے (خوشیاں مناتے) تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت سے ہم ان دنوں میں کھیلتے اور خوشی مناتے چلے آرہے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے بدلہ میں دو بہتر دن عطا فرمادیئے ہیں وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ہیں۔(مشکوۃ) اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی تہوار کے طور پر منانے کے لئے شرعی عیدیں صرف دو عیدیں ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے۔اب کوئی شخص کوئی اور عید منانے کے لئے ایجاد کرتا ہے وہ یقیناً احداث فی الدین وزیادہ فی الشریعہ کا مرتکب ہو کر بدعت جاری کررہا ہے۔

آیئے قرآن وسنت کے ان ہی اصولوں اور معیاروں کے مطابق ماہ ربیع الاول میں منائے جانے والے جشن عید میلاد النبی کو دیکھیں کیونکہ اسلامی تہوار اور عیدیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے متعین اور مقرر کردہ ہیں۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا موجد

جشن عید میلاد النبی کی ابتداء ابوسعید کوکبوری بن ابی الحسن علی بن محمد الملقب الملک المعظم مظفر الدین اربل (موصل) المتوفی ۱۸ رمضان ۶۳۰ھ نے کی یہ بادشاہ ان محفلوں میں بے دریغ پیسہ خرچ کرتا آلات لہولعب کے ساتھ راگ ورنگ کی محفلیں منعقد کرتا تھا۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ۱۳۲ پر مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: یعنی اہل تاریخ نے صراحت کی ہے کہ بادشاہ بھانڈوں اور گانے والوں کو جمع کرتا اور گانے کے آلات سے گانا سنتا اور خود ناچتا ایسے شخص کے فسق اور گمراہی میں کوئی شک نہیں ہے اس جیسے کے فعل کو کیسے جائز اور اس کے قول پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔فتاویٰ رشیدیہ

مختصر کیفیت اس فسق کی اور ایجاد اس بدعت کی یہ ہے کہ مجلس مولود کے اہتمام میں بیس قبے لکڑی کے بڑے عالیشان بنواتا اور ہر قبہ میں پانچ پانچ طبقے ہوتے ابتداء ماہ صفر سے ان کو مزین کر کے ہر طبقہ میں ایک ایک جماعت راگ گانے والوں اور ٹپہ خیال گانے والوں باجے کھیل تماشے ناچ کود کرنے والوں کی بٹھائی جاتی اور بادشاہ مظفر الدین خود مع ارکین و ہزارہا مخلوق قرب و جوار کے ہر روز بعد از عصر ان قبوں میں جا کر ناچ رنگ وغیرہ سن کر خوش ہوتا اور خود ناچتا پھر اپنے قبہ میں تمام رات رنگ لہو ولعب میں مشغول ہو رہتا اور قبل دو روز ایام مولود کے اونٹ گائیں بکریاں بے شمار طبلوں اور آلات گانے ولہو کے ساتھ جتنے اس کے یہاں تھے نکال کر میدان میں ان کو ذبح کرا کر ہر قسم کے کھانوں کی تیاری کرا کر مجالس لہو کو کھلاتا اور شب مولود کی کثرت سے راگ قلعہ میں گواتا تھا۔فتاویٰ رشیدیہ صفحہ۱۳۲ تاریخ ابن خلکان طبع قدیم صفحہ۴۳۷۔

محفل میلاد النبی کے جواز کا فتویٰ دینے والے کا نام ابو الخطاب عمر بن الحسن المعروف با بن وحیۃ کلبی متوفی ۶۳۳ھ ہے۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ابن نجار کہتے ہیں کہ میں نے تمام لوگوں کو اس کے جھوٹ اور ضعیف ہونے پر متفق پایا۔لسان المیزان صفحہ ۲۹۵ -/ ج۴۔

یعنی وہ ائمہ دین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کرنے والا اور خبیث زبان والا تھا بڑا احمق اور متکبر تھا اور دین کے کاموں میں بڑا بے پرواہ اور سست تھا۔لسان المیزان صفحہ۲۹۶ -/ ج۴۔

محفل میلاد کے جواز کا فتویٰ دینے اور اس کے لئے مواد جمع کرنے والا المعروف با بن وحیۃ الکلبی ایک دنیا پرست جھوٹا اور بے دین آدمی تھا بادشاہ نے اس کے صلہ میں اس کو ایک ہزار اشرفی انعام دی تھی۔ (ابن خلکان صفحہ۳۸۱)

اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگی کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء ساتویں صدی ہجری میں ہوئی اس سے قبل چھٹی صدی تک کوئی جانتا تک نہ تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ بدعت فی الدین ہے اور بدعت سے متعلق آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیدائش کے ۴۳ اور خلافت نبوت سے سرفراز ہونے کے ۲۳ سال بعد تک

اس دنیا میں زندہ رہے ہر سال بارہ ربیع الاول آیا لیکن کسی ایک سال بھی آپ نے اپنے میلاد کا جشن نہیں منایا اور نہ منانے کا حکم دیا۔

آپ کے بعد آپ کے سچے جانشین جان نثار خلفاء راشدین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ ثانی عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، خلیفہ ثالث دامادِ رسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضٰی، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ۶۰ ہجری تک رہا لیکن کسی ایک سال بھی یہ سالگرہ یہ جشن عید میلاد النبی نہیں منایا گیا نہ ہی کچھ اہتمام کیا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور ۱۱۰ھ تک ان کے شاگردان تابعین کا دور ۲۲۰ھ تک رہا ان کے بعد آئمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالٰی کا دور ۲۴۱ھ تک رہا کسی صحابی رسول کسی تابعی کسی امام کسی محدث ومجتہد نے ربیع الاول کے پروگرام کا اہتمام نہیں کیا۔ حتیٰ کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتب میں بھی مجلس میلاد النبی کا نام ونشان نہیں ملتا کیا یہ تمام لوگ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ صادق سے سرشار نہ تھے کیا ان کو ثواب کی ضرورت نہ تھی یقیناً وہ سچے تابعدار جذبہ حب رسول ان کو اپنے جان ومال سے زیادہ عزیز تھا تو پھر یاد رکھیں جو کام ان کے پروگرام میں نہیں آیا وہ دین اور ثواب نہیں ہوسکتا البتہ گمراہی اور ضلالت، شرک وبدعت کے سوا کچھ نہیں۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

تاریخ کا ایک واقعہ منقول ہے کہ بدنصیب ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا خیریت پوچھی گئی تو کہا کہ آگ کے عذاب میں مبتلا ہوں البتہ ہر دوشنبہ کی رات کو عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے اور اتنی مقدار میں پانی چوس لیتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اس کی باندی ثویبہ نے ان کو اس کے بھائی عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خبر دی جس نے آپ کو دودھ بھی پلایا تو اس نے اس کو آزاد کردیا۔

میلاد منانے والے اس کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ایک کافر کو آپ کی پیدائش کی خوشی میں باندی آزاد کرنے کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہورہی ہے تو ہم مسلمان ہیں ہم اگر آپ کی پیدائش کی خوشی کریں گے تو ہمیں کیسے ثواب نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شریعت کسی کے خواب سے ثابت نہیں ہوتی خواہ خواب دیکھنے والا اپنے ایمان وعلم وتقویٰ میں کیسے ہی درجہ کا ہو مگر یہ کہ اللہ کا نبی ہو اس لئے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے اور وحی حق ہے

دوسرا یہ کہ سلف اور خلف اہل علم کا مذہب ہے کہ کافر اگر کفر کی حالت میں مرجائے تو اس کو اس کے نیک اعمال کا ثواب نہ ملے گا۔

تیسرا یہ کہ قرآن نے بالکل واضح اور نام لے کر ارشاد فرمایا۔

تبت یدا ابی لھب وتب ماا غنی عنہ مالہ و ما کسب سیصلی ناراً ذات لھب ۔

ترجمہ: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ خود ہلاک ہوگیا نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ ہی اس کی کمائی وہ عنقریب بھڑ کنے والی آگ میں جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابولہب ہلاک ہوگیا اللہ تعالیٰ کا عذاب اس پر نازل ہوگا۔ اللہ کے عذاب سے اس کا مال نہ چھوڑا اس کا باندی بھی اس کا مال ہی تھا لہٰذا یہ معلوم ہوا کہ ابولہب کی طرف منسوب واقعہ کو آپ کی پیدائش پر لونڈی آزاد کرنے کی وجہ سے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے سراسر غلط اور من گھڑت ہے۔

چوتھا یہ کہ انسان کا جس سے زیادہ لگاؤ تعلق اور محبت ہوتی ہے حوالہ بھی اسی کا دیتا ہے مسلمان موحد سے اگر کوئی سوال کرے تو وہ فوراً کہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل اس طرح سے ہے۔

بدقسمتی کہیں کہ جشن عید میلاد النبی کے لئے دلیل قرآن سے نہیں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں خلفاء راشدین یا صحابہ کے عمل سے نہیں حد یہ کہ جس امام کی تقلید کے دعوے ہیں اس کے قول سے بھی ثابت نہیں صرف دلیل کے طور پر ابولہب کا نام لیا جاتا ہے جو کہ اللہ اور اس کے رسول کا سخت دشمن تھا اللہ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے۔

پیدائش کی صحیح تاریخ

تاریخ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم میں مورخین نے اختلاف کیا ہے تاریخ طبری وابن خلدون نے ۱۲ ربیع الاول اور ابوالفداء نے ۱۰ ربیع الاول لکھی ہے مگر سب کا اتفاق ہے کہ ولادت سعادت سوموار ہے سوموار کا دن ۹ ربیع الاول کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کھاتا اس لئے ۹ ربیع اول ہی صحیح ہے۔ (رحمۃ للعالمین صفحہ ۴۰/۱۲)

شبلی نعمانی نے بھی ۹ ربیع الاول کو صحیح قرار دیا ہے (سیرت النبی)

تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی ۹ ربیع الاول ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایک حقیقت

مورخین کی آراء سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کی تاریخ میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر آپ کی وفات میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار بوقت چاشت ہوئی۔

اب ذرا انصاف کے ساتھ اپنے ایمان کو پرکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب سمجھتے خود فیصلہ کریں کہ ہم جو کچھ ۱۲ ربیع الاول کو جشن عید میلاد النبی کے نام سے مناتے ہیں چراغاں کرتے ہیں جلوس نکالتے ہیں جھنڈیاں لگاتے ہیں اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں اچھے کھانے پکاتے ہیں۔ ہم ذرا ۱۴۰۰ سال پیچھے چلے جائیں اپنے دماغ میں وہ منظر لائیں کہ جب بارہ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار صبح چاشت کے وقت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک رکھا ہوا تھا اور آپ کے جانثار آپ کے پاس موجود تھے اس وقت کون سی آنکھ تھی جس سے آنسو رواں نہ تھے نبی کے یار غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کیا تاثرات تھے۔

مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کس واقعہ نے اتنا بے چین کر دیا تھا کہ تلوار نکال کر یہ فرمارہے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں میں اس کی گردن اڑادوں گا۔

داماد رسول ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حالت زار کیا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھو کہ فاطمہ ۱۲ ربیع الاول کو تم نے کیسا جشن منایا تھا مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے معلوم کرو کہ تم نے ۱۲ ربیع الاول کو کس جلوس کی قیادت کرنے جنگل کو چلے گئے تھے اور دیگر صحابہ سے پوچھو کہ ۱۲ ربیع الاول تو جشن عید میلاد النبی کا دن ہے تم لوگ سخت غمگین اور پریشان کیوں ہو خوشی کیوں نہیں مناتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہو کہ تم جشن عید میلاد النبی والے دن کو قبیح اور تاریک ترین دن کیوں کہہ رہے تھے کیا کیا لکھوں ذرا غور کرو سوچو کہ ہمارا عمل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل ۱۲ ربیع الاول والے دن سے مطابقت رکھتا ہے؟

جب ہر طرف غم کا عالم تھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آنکھوں میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہر شخص نڈھال تھا ان پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہوگیا تو اس عالم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا وہ خطبہ جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایک حقیقت سے آگاہ کیا اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی رہنمائی کا ذریعہ بنایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

اما بعد فمن کان یعبد محمد فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الایۃ.

اگر لوگ محمد ﷺ کی پرستش کرتے تھے تو بے شک وہ (محمد ﷺ) فوت ہوگئے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو پوجتے تھے تو وہ اللہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔ (بخاری شریف)

اب یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا ہے یا صحابہ کے طریقہ پر عمل کرنا ہے۔

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان